CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

منگل 27- جون 2000ء - 23 ربیع الاول 1421 ہجری - 27 احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 143

موت کی غشی کے وقت مدد کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وفات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا آپ اپنا ہاتھ اس پیالہ میں ڈالتے تھے اور اس سے پانی لے کر چہرہ مبارک پر لگاتے اور یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ موت کی بے ہوشیوں اور مدہوشیوں میں میری مدد فرما۔

(جامع ترمذی کتاب الجنائز باب التشدید عندالموت حدیث نمبر 900)

اپنے صحابہ کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ دعاؤں کا تذکرہ

اے اللہ ہم لاعلمی میں شرک کرنے سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں

میری امت کے ستر ہزار لوگ جن کے چہرے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے' جنت میں داخل ہوں گے

تاریخ احمدیت میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کا سرزمین انڈونیشیا سے براہ راست خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جون 2000ء بمقام انڈونیشیا کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

انڈونیشیا۔ 23 جون 2000ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں Yogyakarta کے مقام پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پاکستانی وقت کے مطابق یہ خطبہ صبح سوا دس بجے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ سامعین کی سہولت کیلئے خطبہ کے ساتھ ساتھ اس کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ یاد رہے کہ تاریخ احمدیت میں کسی خلیفہ وقت کا انڈونیشیا تشریف لے جانے کا یہ پہلا موقع ہے۔ حضور نے اس خطبہ جمعہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پر معارف دعاؤں کا تذکرہ جاری رکھا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیات 56`57 تلاوت فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے شرک سے بچنے کی یہ دعا بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جانتے بوجھتے ہوئے شرک کریں اور لاعلمی میں شرک کرنے سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں۔ حضور نے حضرت ابو سلمہؓ کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بیان فرمائی کہ اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے' اس کے درجات کو ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما' اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اس کے اچھے جانشین پیدا فرما' اے رب العالمین اسے اور ہمیں بخش دے' اس کی قبر کو کشادہ کر دے' اس میں اسکے لئے نور پیدا فرما۔ حضور نے حضرت عائشہؓ سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ نزع کی حالت میں تھے۔ آپؐ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا' حضورؐ اپنا دست مبارک پیالے میں ڈالتے اور پانی چہرہ مبارک پر لگاتے اور یہ دعا کرتے اے اللہ موت کی مدہوشی میں میری مدد فرما۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو یہ دعا کرتے ہوئے بھی سنا کہ اے اللہ مجھے بخش دے' مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے۔

فرمایا حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ جن کے چہرے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا یہاں ستر ہزار سے بہت بڑی تعداد مراد ہے۔ حضور نے فرمایا یہ حدیث حضرت انسؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انصار کو دعا دیتے ہوئے فرمایا' اے اللہ انصار کو' ان کے بیٹوں' ان کے پوتوں' ان کے نواسوں اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔ فرمایا حضرت اسامہ بن زیدؓ کی روایت ہے کہ اسامہ ابھی چھوٹے بچے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف اسامہؓ اور دوسری طرف حسنؓ کو بٹھا لیتے ایسا کئی بار ہوا آپ ان دونوں کو چمٹا لیتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان سے شفقت کا سلوک کرتا ہوں۔ فرمایا حضرت عوف بن حارثؓ حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی تم سے نرمی اور ملاطفت کا سلوک کرے گا وہ یقیناً سچا اور پاکباز ہوگا۔

حضور انور نے خلفائے راشدین کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے بارے میں حدیث بیان فرمائی یہ حدیث حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ ابو بکر پر رحم فرما اس نے اپنی بیٹی کی مجھ سے شادی کی' ہجرت پر مجھے ساتھ لے کر گیا اور اس نے بلال حبشی کو ذاتی مال کے ذریعے آزاد کرایا۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ کے لئے بھی دعا کی' آپؐ نے فرمایا اے اللہ! عمر پر رحم فرما کہ وہ ہمیشہ حق بات کرتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کے لئے بھی دعا کی اے اللہ عثمان پر رحم فرما اس سے تو فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے لئے بھی دعا کی کہ اے اللہ اس پر رحم فرما اے اللہ جدھر بھی وہ ہو تو حق کو اسی طرف کر دے۔ ایک مرتبہ مخالفین کی بدزبانی کرنے پر حضرت ابو بکرؓ نے بہت عمدہ طریق پر ان کا جواب دیا اس موقع پر آنحضورؐ نے جو دعا کی وہ یہ ہے کہ اے ابو بکر تجھے اللہ رضوان اکبر عطا فرمائے۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ رضوان اکبر کیا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عام تجلی ظاہر فرمائے گا تو ابو بکر کے لئے خاص تجلی ظاہر فرمائے گا۔

فرمایا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ نے جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر یہ دعا کرتے ہوئے تین بار ہاتھ رکھا کہ اے اللہ اس کے دل میں جو کینہ ہے اس کو نکال دے اور اسے ایمان سے بدل دے۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان فرمایا۔

حضور کا خطبہ جمعہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اگلا خطبہ جمعہ 30- جون 2000ء بروز جمعہ انڈونیشیا سے پاکستانی وقت کے مطابق صبح 10 بجے LIVE نشر ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے دیرینہ خادم' بزرگ صحافی' ادیب اور روزنامہ الفضل کے سابق نائب ایڈیٹر و مینیجر مکرم و محترم رحمت اللہ شاکر صاحب مورخہ 24 جون 2000ء بروز ہفتہ پونے سات بجے شام سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 100 سال کے لگ بھگ تھی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ سیالکوٹ میں مقیم تھے۔ چار سال پہلے آپ کا پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا تھا۔ چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا۔ آپ ایک زندہ دل انسان تھے۔ اردو ادب و صحافت پر گفتگو کرنا آپ کو بہت پسند تھا۔ آخر وقت تک حاضر دماغی سے بات چیت کرتے رہے۔ گزشتہ ماہ آپ کو فزیو تھراپی کی غرض سے سروسز ہسپتال لاہور داخل کرایا گیا۔ آہستہ آہستہ آپ روبصحت ہو رہے تھے لیکن جو خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہی ہوا' 24 جون کی شام کو آپ اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

اگلے دن صبح ان کا جسد خاکی لاہور سے دارالضیافت ربوہ لایا گیا۔ احاطہ صدر انجمن میں ساڑھے نو بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کرائی۔

حالات زندگی

آپ 1901ء کے اوائل میں فیض اللہ چک (نزد قادیان) ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حافظ نور محمد صاحب آف فیض اللہ چک حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں 58 ویں نمبر پر ہیں۔ محترم رحمت اللہ شاکر

باقی صفحہ 8 پر

قسط اول

خطاب جلسہ سالانہ

اس وقت اس زمانے کی فتح کیلئے الفرقان کا عطا ہونا ضروری ہے

آج جو اتنا عظیم الشان غلبہ احمدیت کو نصیب ہو رہا ہے یہ وہم ہے بعض لوگوں کا کہ ہماری کوششوں سے ہم کو مل رہا ہے۔ سو فیصد بلاشک یہ مسیح موعود کی وہ پاکیزہ روح بول رہی ہے جو حضرت مسیح موعود کو عطا ہوئی تھی

اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز بتاریخ 23 اگست 1998ء بمطابق 23 ظہور 1377 ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ منہائم جرمنی برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الفرقان کی آیات 1 تا 3 کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا:۔

آج کے خطاب کے لئے میں نے سورہ الفرقان کی اس مرکزی آیت کو چنا ہے جس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو الفرقان عطا کرنے کا اس رنگ میں وعدہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی کسی کو ایسی الفرقان عطا نہیں کی گئی۔ اور اس آیت کے ترجمہ سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضور ﷺ سے پہلے تمام جہانوں کو ڈرانے والا کوئی آیا ہی نہیں۔ پس وہ وجود جس نے تمام جہانوں کو ڈرانا تھا لازم تھا کہ اس کی فرقان بھی تمام جہانوں کی خاطر ہو اور اسے سب جہانوں پر ایک امتیاز عطا کرے۔ چنانچہ اس آیت کے معاًبعد فرمایا (۔) وہ خدا جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو فرقان عطا فرمائی ہے یہ وہی خدا ہے جس کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی ہے۔ تمام جہانوں کا بادشاہ ہے اور وہ ہے (۔) جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ یعنی اس کی یکتائی کا دعویٰ اس شان سے کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ ہی جس مذہب کے نام پر (دین) کی مخالفت ہونی تھی اس کا بھی ذکر فرما دیا گیا یعنی بالآخر اسی رسول کی فتح ہوگی اور اسی مذہب کی فتح ہوگی جو توحید کامل کا علمبردار ہے اور اس کے سوا کسی کو خدا کا قریبی یا بیٹا تسلیم نہیں کرتا۔ (۔) اور اس پہلو سے اپنی ملکیت میں' اپنی بادشاہت میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ ہاں خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ یہ درست ہے کہ اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے۔ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا اور اسے ایک انتہائی دلکش تقدیر میں ڈھالا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو انسانی پیدائش ہی نہیں بلکہ زندگی کی پیدائش پر غور کرتے ہیں ان کو معلوم ہے اس بات کے وہ گواہ ہیں کہ جس حیرت انگیز ہیئت ترکیبی کے ساتھ زندگی کو پیدا کیا گیا ہے اسے آج تک سائنس دان سمجھ نہیں سکے۔ وہ اس کو کسی حد تک پہچانتے ہیں لیکن بالآخر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کیسے یہ واقعہ ہوا' اسے ہم سمجھنے سے کلیتاً عاری ہیں۔

پس یہ سورۃ الفرقان کی وہ چند آیات ہیں جن میں حضرت محمد ﷺ کا تعارف کروایا گیا۔

الفرقان کے مضمون پر جب میں نے قرآنی آیات سے غور کیا تو معلوم ہوا کہ الفرقان کا ذکر اس سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی تعلیم میں بھی ملتا ہے اور وہ تعلیم جو حضرت عیسیٰؑ کو دی گئی اس میں بھی ملتا ہے۔ اور قبل ازیں کے انبیاء کے تعلق میں الفرقان کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ تو شروع میں تو مجھے تعجب ہوا مگر اس تعجب کے نتیجے میں میں ان آیات کو بہتر سمجھنے کے قابل ہو گیا۔ کیونکہ وہ الفرقان جو آنحضرت ﷺ سے پہلے موسیٰؑ اور ہارونؑ اور عیسیٰؑ کو عطا کی گئی تھی اس فرقان میں اور اس سے پہلی فرقان میں جو دیگر انبیاء کو عطا کی گئی' فرقان تو نہیں دی گئی مگر فرق جو عطا کیا گیا' اس میں ایک بنیادی فرق تھا۔ چنانچہ اس فرق پر غور کرنے کی مجھے توفیق ملی اور اپنی سوچ کا ماحاصل میں آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ آج کا میرا مضمون الفرقان ہے۔ اور اس غرض سے میں نے یہ مضمون چنا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں جماعت جرمنی کو بھی وہی فرقان عطا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ یہ مضمون آگے بڑھے گا آپ لوگوں کو یہ بات سمجھ آتی چلی جائے گی کہ اس وقت اس زمانے کی فتح کے لئے الفرقان کا عطا ہونا ضروری ہے۔

وہ آیات جن میں حضرت موسیٰؑ اور پہلے انبیاء کو فرقان دینے کا ذکر ہے ان میں سے ایک سورۃ البقرہ کی آیت 54 ہے (۔) یعنی جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی تاکہ تم لوگ ہدایت پاؤ۔

پھر فرمایا (۔) اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان عطا کی (۔) وہ ایک نور تھا' ایک روشنی تھی اور متقیوں کے لئے ایک بڑا ذکر تھا۔ (۔) وہ کون متقی ہیں۔ جو غیب میں اللہ سے ڈرتے ہیں اور قیامت کی گھڑی سے خوف کھاتے ہیں کہ اس گھڑی ان کو جواب دہی کرنی ہوگی (۔) اور یہ مبارک ذکر ہے جسے ہم نے اتارا۔ اَفَاَنْتُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ (سورۃ الانبیاء 49 تا 51) پس کیا تم اس ذکر کا انکار کر دو گے۔

پھر سورۃ آل عمران کی آیات 4 اور 5 میں بھی فرقان ہی کا مضمون ہے۔ فرمایا (۔) پہلے موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ کو شامل کیا گیا تھا مگر دونوں کو ایک ہی کتاب ملی تھی۔ اب توراۃ کے ساتھ انجیل کو شامل فرما دیا گیا۔ (۔) وہ اس سے پہلے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب تھیں اور فرقان عطا فرمائی' فرقان نازل کی۔ (۔) یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے اور اللہ بہت غالب' ہر غالب سے بڑھ کر اور ذوانتقام ہے اور انتقام لینے والا ہے۔

یہی فرقان جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمائی گئی اسی فرقان کا آپ کے غلاموں سے بھی وعدہ ہے۔ چنانچہ فرمایا (۔) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہارے لئے فرقان بنا دے گا۔ (۔) اور اس فرقان کے نتیجے میں تمہاری برائیاں دور فرمائے گا۔ وَیَغْفِرْلَکُمْ اور تمہیں بخش دے گا وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (۔) اور جب وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تیرے بارے میں طرح طرح کے مکر کرتے ہیں (۔) تاکہ تیرے پاؤں اکھیڑ دیں یعنی اس تعلیم سے تیرے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

پاؤں اکھیڑ دیں جس پر تو قائم ہے اَوْ یَقْتُلُوْکَ یا تجھے قتل کر دیں اَوْ یُخْرِجُوْکَ یا تجھے اپنے وطن سے نکال دیں وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ۔ وہ بھی مکر کرتے تھے "تدبیریں کرتے تھے اور اللہ نے بھی تدبیر کی وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ اور اللہ ہر تدبیر کرنے والے سے بہتر ہے۔

(سورۃ الانفال:30'31)

یہ تو وہ آیات ہیں جن میں الفرقان کا ذکر ہے لیکن سب سے پہلے میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ پہلے انبیاء کو بھی تو غلبہ عطا ہوا پھر ان کے لئے لفظ فرقان کیوں نہ استعمال ہوا۔ اس مضمون پر جب آپ غور کریں اور تاریخ انبیاء پر نظر ڈالیں تو جہاں تک غلبہ کا تعلق ہے اس کا آیت فرقان سے نہیں بلکہ اس آیت سے تعلق ہے (-) (سورۃ المجادلہ آیت 22) کہ اللہ نے یہ فرض کر رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ پس جہاں تک غلبہ کا تعلق ہے فرقان میں اس کے علاوہ بھی کچھ معنے ہیں۔ اور یہی بات آپ کو فرقان کو سمجھنے کے لئے سمجھنا ضروری ہے۔ اس سے پہلے دیکھیں کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو خدا تعالیٰ نے اس کے غیر پر مکمل غلبہ نہ عطا فرمایا ہو۔ حضرت نوحؑ کو دیکھیں کہ ان کی خاطر ایک پوری قوم کی صف لپیٹ دی گئی اور حضرت نوحؑ بالآخر غالب رہے اور کوئی ان کو مغلوب نہ کر سکا۔ یہی حال دیگر انبیاء کا تھا مگر ان کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ ان کو فرقان عطا کی گئی۔

پس اس مضمون پر کیونکہ مجھے فکر کی دعوت ملی اور مزید کھوج لگانے کی توفیق ملی اور میں نے غور کر کے معلوم کیا کہ حضرت موسیٰؑ سے فرقان کا ذکر اس لئے چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محض غلبہ ہی عطا نہیں کیا گیا بلکہ جیسا کہ فرقان لفظ میں داخل ہے ایسی کھلی کھلی روشن دلیل عطا کی گئی جیسے دن چڑھ جائے' صبح طلوع ہو چکی ہو۔ اور فرقان کا ایک بنیادی معنیٰ تمام اہل لغت یہی بیان کرتے ہیں کہ فرقان اس صورت حال کا نام ہے جب کہ اندھیروں سے صبح کا سورج طلوع ہو رہا ہو اور ایسا روشن ہو کہ وہ لازماً سب پر ظاہر اور ثابت ہو جائے کہ اب وقت بدل گیا' اندھیروں کا زمانہ لد گیا' اب روشنی کا وقت شروع ہو رہا ہے۔

یہ صورت حال حضرت موسیٰؑ سے پہلے انبیاء کو عطا نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر آپ غور کر کے دیکھیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسی فرقان عطا کی ہے جس سے آپ کی قوم کو حقیقت میں سمجھ آگئی تھی کہ یہ سچا اور اس سے مفر نہیں کہ اس کی سچائی کو تسلیم کر لیں۔ البتہ اس پر ایمان لا کر اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق ان کو نہیں ملی۔ یہ صورت حال اس مقابلے سے واضح ہوتی ہے جو آپ کا اور فرعون مصر کے اکٹھے کئے ہوئے جادوگروں کا تھا۔ فرقان اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ جادوگر جن کو فرعون نے کہا تھا کہ یہ تمہارا بڑا ہے اسی نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ وہ جادوگر حضرت موسیٰؑ کا معجزہ دیکھ کر سجدہ ریز ہوتے ہوئے گر پڑے اور فرعون کی اس تعلّی اور اس دعوے کا کھلم کھلا انکار کر دیا۔ جو کچھ انہوں نے دیکھا وہ فرقان تھا۔ وہ ایسا نشان تھا کہ اس کے بعد اس کا کسی اور چیز سے اشتباہ باقی ممکن ہی نہیں تھا۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر جو جادوگر اکٹھے کئے گئے تھے انہوں نے مصنوعی طور پر رسیوں اور سوٹیوں کو چلتا پھرتا ہوا گویا سانپوں کی طرح ہلتا ہوا دکھایا اور حضرت موسیٰ نے اس سے خوف کھایا' وہ ڈر گئے اور پیچھے ہٹنے لگے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی وحی ان پر نازل ہوئی اور اس وحی سے حضرت موسیٰؑ کو حوصلہ ملا اور فرمایا کہ اپنا سوٹا پھینک وہ جو کچھ جھوٹ انہوں نے بنایا ہے اس کو نگل جائے گا۔ پس جادوگر سب سے زیادہ سمجھتے تھے کہ جس شخص پر ایک دفعہ ان کی ذہنی قوت کا اثر پڑ چکا ہو وہ اس اثر سے باہر نہیں آسکتا اور وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ موسیٰ پر اثر پڑا تھا' تمام حاضرین پر اثر پڑا تھا اور وہ تمام کے تمام ان کی بالا ذہنی قوت سے متاثر ہو گئے تھے۔ پھر وہ کیا بات تھی کہ جب موسیٰ نے سوٹا پھینکا تو ان کا ذہنی غلبے کا اثر نہ صرف موسیٰ سے غائب ہو گیا بلکہ تمام حاضرین سے غائب ہو گیا۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو اس سے پہلے جادوگروں نے کبھی اپنی زندگی میں ملاحظہ نہیں کیا تھا۔ اس قوت اور شدت کے ساتھ انہوں نے موسیٰ کو حق پر پایا کہ بے اختیار سجدہ کیا اور اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ اگر فرعون چاہے تو ان کو دائیں اور بائیں ہاتھ اور پاؤں سے کاٹ کر ہمیشہ کے لئے مفلوج کر دے' چاہے تو انہیں پھانسی پر لٹکا دے مگر جس حق کو انہوں نے دیکھ لیا ہے اب اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں۔

تو فرقان کا ایک معنیٰ وہ ہے کہ حق اس طرح روشن ہو جائے' اس طرح طلوع ہو جائے کہ اس سے انکار کی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہ رہے بلکہ اسے تسلیم کرنے کے نتیجے میں دنیا کی طرف سے جو بھی سزا وار دی جائے انسان وہ سزا قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یہ واقعہ آپ تاریخ انبیاء میں تلاش کریں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پس غلبہ تو عطا ہوا۔ لیکن فرقان عطا نہیں ہوا اور فرقان کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک ترقی پذیر ہے۔ یہاں تک کہ بالآخر وہ وجود آیا جسے سب دنیا کے لئے فرقان بنا کر بھیجا گیا۔ جس کو سب دنیا کے لئے فرقان عطا ہوئی۔

اس مضمون کو مختصراً سمجھا کر اب میں آپ کے سامنے اہل لغت کے تبصرے لفظ فرقان کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ فرقان کے متعلق اہل لغت کہتے ہیں کہ یہ لفظ تو بنیادی طور پر فرق ہی سے نکلا ہے۔ فرق کا مطلب ہے ایک کو دوسرے سے الگ کر دینا' کھرے کھوٹے میں تمیز کر دینا۔ مگر وہ کہتے ہیں اَلْفُرْقَانُ اَبْلَغُ۔ اَلْفُرْقَانُ ایسی تفریق کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر تفریق ممکن ہی نہ رہے اور جب تفریق اپنی انتہا کو پہنچ جائے یعنی اس سے منہ موڑنا کسی کے بس میں نہ رہے اس کو الفرقان کہتے ہیں۔ اس مضمون کو دوسرے اہل لغت بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں لیکن بنیادی بات وہی ہے جو میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ الفرقان عام فرق سے بڑھ کر ایک ایسے فرق کو کہا جاتا ہے جسے دوسرے دیکھ سکیں' پہچان سکیں اور پھر اگر انکار کریں تو اپنے انکار کے کلیتہً ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ یوم الفرقان کے متعلق اہل لغت کہتے ہیں کہ وہ دن مراد ہے جس دن حق و باطل کے درمیان مقابلہ ہوا اور حق کو باطل پر اتنی نمایاں فتح ہو جائے کہ اس کی فتح میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

مفردات امام راغب میں فرقان سے مراد نور بھی لیا گیا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے اہل لغت صبح سویرے نور کے تڑکے کو فرقان کہتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے واضح ہو گا فرقان کا معنیٰ ایک نور ہے جو حقیقت میں ہر نبی کو ملا مگر اس شان سے نہیں ملا جس شان سے حضرت موسیٰ اور بعد میں آنے والے نبیوں کے سلسلے کو عطا ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ نور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ملا۔

اہل لغت کی اور بھی بہت سی آراء ہیں جن کو میں چھوڑ رہا ہوں۔ اور اس مرکزی نکتہ کو کھولنا چاہتا ہوں کہ پہلے فرقان میں جو موسیٰؑ کو عطا ہوئی یا حضرت ہارونؑ کو عطا ہوئی یا حضرت عیسیٰؑ کو عطا ہوئی اور اس فرقان میں جو آنحضرت ﷺ کو عطا ہوئی ایک بہت نمایاں فرق ہے۔ جو فرقان پہلوں کو عطا ہوئی تھی وہ ان کی ذات کے متعلق تو گواہ تھی کہ ان کو غیر معمولی قدرتوں سے نوازا گیا ہے' غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا گیا ہے۔ یہ اللہ کے ایسے پاک بندے ہیں جن کی خاطر معجزات رونما ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھیوں

اوران کے غلاموں میں وہ اعجاز کا سلسلہ جاری کرنے میں وہ انبیاء کامیاب نہ ہوئے۔

اور پہلی دفعہ دنیا میں وہ واقعہ گزرا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس فرقان کو محض اپنے تک محدود نہ رکھا بلکہ اپنے ساتھیوں میں بھی یہ فرقان جاری کر دی۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی دیکھیں جب ابتلا کا وقت آیا تو انہوں نے ان کو اور حضرت ہارونؑ کو مخاطب کر کے کہا کہ جاؤ تم دونوں اپنے رب کی خاطر لڑتے پھرو ہم تو یہیں بیٹھ رہیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو فرقان عطا ہو چکی ہوتی اور وہ یہ بات کرتے۔ لیکن اس کے برعکس جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آیا تو اس سے بڑھ کر ابتلا تھا جو موسیٰ کی قوم کو پیش آیا تو ان میں سے جن کو خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کے صدقے فرقان عطا فرمائی تھی انہوں نے کھڑے ہو کے کہا کہ اے ہمارے آقا! اگر ضرورت پیش آئے اور خطرہ ہو تو خدا کی قسم! ہم تیرے آگے بھی لڑیں گے اور تیرے پیچھے بھی لڑیں گے، تیرے دائیں بھی لڑیں گے اور تیرے بائیں بھی لڑیں گے۔ خدا گواہ ہے کہ ممکن نہیں کہ دشمن تجھ تک پہنچ جائے مگر ہماری لاشوں کو روندتا ہوا اس کو ایسا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم اگر آپ ہمیں کہیں کہ سمندر میں گھوڑے دوڑا دو تو ہم سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے اور اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کریں گے کہ ہمارا کیا انجام ہوتا ہے۔ دیکھو موسیٰ کے ساتھ کتنا بڑا فرق ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر سے بچا دیا قوم کو اور محض آپ کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے قوم کو بچایا اور فرعون پر غلبہ عطا کیا لیکن اس کے باوجود وہ قوم سمندر کی لہروں سے مسلسل ڈرتی رہی، فرعون سے ڈرتی رہی اور پار اترنے کے باوجود اس خطرے کا اظہار کیا کہ اے موسیٰ فرعون اور اس کے ساتھی ہمیں آ پکڑیں گے۔ لیکن سمندر سے نکلنے کا سوال نہیں محمد رسول اللہؐ کے غلاموں نے کہا کہ تو ہمیں حکم دے تو سمندر میں چھلانگیں لگا دیں گے۔ پس یہ عجیب فرقان ہے کہ جو باقیوں سے بھی ایک تمیز کر رہی ہے اور تمام انبیاء سے یہ فرقان محمد رسول اللہ ﷺ میں تمیز کر رہی ہے۔ اور ایسی فرقان ہے جو آپؐ کے غلاموں کو بھی عطا ہونی تھی اور مقدر تھا کہ ہو اور واقعۃً تاریخ اسلام گواہ ہے کہ یہ فرقان ان کو عطا کی گئی۔

آنحضرت ﷺ فرقان کے تعلق میں اسی نور کا ذکر کرتے ہیں جس کا میں نے امام راغب کے حوالے سے ذکر چھیڑا تھا۔ آپؐ کی یہ دعا تھی:-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُوْرًا (-)

یہ بخاری کتاب الاحکام سے حدیث لی گئی ہے۔ عرض کرتے تھے خدا کے حضور کہ اے اللہ میرے دل میں نور رکھ دے، میری نظر میں نور رکھ دے، میری شنوائی میں نور رکھ دے، میرے دائیں طرف نور رکھ دے، میرے بائیں طرف نور رکھ دے اور میرے قدموں کے نیچے نور رکھ دے، میرے آگے آگے نور چلے اور میرے پیچھے پیچھے نور چلے اور میرے لئے اس نور کی عظمت دل میں پیدا کر۔

اب یہی بات آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو بھی نصیب ہوئی۔ آپ کے آگے آگے نور دوڑتا تھا، آپ کے پیچھے پیچھے نور چلتا تھا اور قطعی احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہؓ نے رات کے اندھیروں میں اس نور کو گویا آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا دیکھا۔ اور اس نور سے، وہ اس نور کی نظر سے اپنا رستہ تلاش کرتے رہے۔ پس وہ صحابہؓ جو آپ کے دائیں بھی تھے اور بائیں بھی تھے، سامنے بھی تھے اور پیچھے بھی تھے اور آپ کے سر پر ایک قسم کا سایہ کئے ہوئے تھے کہ کوئی آسمانی آفت نہ ٹوٹے مگر ان پر ٹوٹے، رسول اللہ پر نہ ٹوٹے۔ اور آپؐ کے قدموں کی خاک کی طرح اس کے نیچے بچھے ہوئے تھے۔ یہ سب نور تھے جو اس دعا کی مقبولیت کا نشان تھا جو میں نے آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی پڑھ کر سنائی ہے۔ صحابہؓ کو جس شان سے خدا تعالیٰ نے نور بخشا جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے اس سے پہلے، رسول اللہ سے پہلے کبھی یہ واقعہ نہیں گزرا کہ کسی نبی کے صحابہ کو اس طرح کی فرقان عطا ہوئی ہو۔ اس کے ذکر میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

"اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُوْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ"

(ترمذی ابواب التفسیر)

"مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

پس قطعی گواہی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنے غلاموں کے حق میں یہ ہے کہ میرے غلاموں کو خدا نے وہ نور عطا کیا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں اور جب خدا کے نور سے کوئی دیکھے تو اس کی فراست سے ڈرو کیونکہ اس کو تم کوئی دھوکہ نہیں دے سکتے۔

اب میں حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایسی مثالیں فرقان کی پیش کروں گا جس قسم کی مثالیں آپ کی ذات میں زندہ ہونی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اے ایمان والو !اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔"

یہ وہ فرق ہے جو آپ کو اپنے میں اور اپنے غیروں میں پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر یہ فرق پیدا نہ ہوا تو ہماری ساری جدوجہد کا کوئی بھی ماحصل نہیں ہوگا، کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

"وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا۔" یہ وعدہ ہے حضرت مسیح موعود کا اس یقین کی بنا پر کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا "(-) سے ملا جب مجھ کو پایا۔" چونکہ (-) کو نور عطا کیا گیا تھا۔ اس لئے تمہیں بھی وہ نور عطا کیا جائے گا۔ کیونکہ میرے ذریعہ اس زمانے کے لوگوں کو پرانے زمانے میں پیدا ہونے والے (-) سے ملایا جانا تھا۔ "وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلوگے۔"

اب دیکھیں آنحضرت ﷺ کی فرمودہ جو احادیث میں نے پیش کی ہیں وہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود بیان فرما رہے ہیں "یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔" بہت ہی پیاری توقع ہے جو مسیح موعود اپنے غلاموں سے رکھتے ہیں۔ بسا اوقات ایک انسان کو حقیقت حال کا پورا علم نہیں ہوتا اور وہ اندازہ لگا کے اٹکل سے بات کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن کو ہمیشہ ٹھیک بات کرنے کی عادت ہو ان کی اٹکل کی بات بھی سچی نکلتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اس باریکی سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ "تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلوگے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔" اب دیکھ لیجئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے عالموں کا جو نقشہ کھینچا تھا انہی الفاظ میں حضرت مسیح موعود آپ کا، اے مسیح موعود کے غلامو! آپ کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ "غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلوگے۔" یعنی اوپر بھی نور، دائیں بھی نور، بائیں بھی نور۔ یہ پورا مضمون اس ایک فقرے میں ظاہر ہے۔ "اور تم سراپا نور میں ہی چلوگے۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 مطبوعہ لندن ص 177، 178)

پھر آئینہ کمالات اسلام میں حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں "اے مومنو! اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔" یہ فرقان والا فرق ہے اور بعض دفعہ نکرہ میں "ایک فرق" رکھ دینا میں یہی مضمون ہوتا ہے کہ ایک نمایاں فرق رکھ دے گا' ایک عظیم الشان فرق رکھ دے گا۔ "وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہ پایا جائے گا۔ یعنی نور الہام اور نور اجابت دعا اور نور کرامت اصطفاء۔"

(آئینہ کمالات اسلام' روحانی خزائن جلد 5 مطبوعہ لندن ص 296)

یہ وہ نور ہے جو خود بولتا ہے۔ جن لوگوں کو نور الہام عطا ہو اور نور اجابت دعا نصیب ہو جائے اور ان سے اصفیاء والی کرامات ظاہر ہوتی ہوں یاد رکھیں کہ یہ لوگ خود نہیں بولتے ان کا نور اس طرح بولتا ہے کہ خدا ان کو دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ ان کی اپنی اندرونی کیفیات کو ظاہر کرنے کے لئے اپنی زبان سے کام نہیں لینا پڑتا۔

یہ وہ مضمون ہے جو ان کے درمیان جو سمجھتے ہیں کہ ہم ولی اللہ ہیں اور اللہ ہم سے کلام کرتا ہے اور ان کے درمیان جو حقیقی ولی اللہ ہوتے ہیں ایک نمایاں فرق کرکے دکھاتا ہے۔ تمام انبیاء کی یہ حالت رہی کہ خدا جس طرح ان سے متکلم ہوا ان کے غیروں سے اس طرح متکلم نہیں ہوا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی تو یہ حالت ایسی شان کی تھی کہ غار حرا میں آنحضرت ﷺ پر جو خدا ظاہر ہوا اور جس شان سے مسلسل ظاہر ہوتا رہا آپ کا بس چلتا تو اسی غار میں ساری زندگی بسر کردیتے۔ جب تک خدا کی طرف سے یہ حکم نہ ہوا کہ اٹھ اے نور اور باہر نکل اور تمام دنیا کو بھی اس روشنی کی طرف بلا جو مجھ تک ہدایت کرتی ہے۔ اس وقت تک آنحضرت ﷺ نے ایک لمحہ بھی باہر نکل کر دنیا پر ظاہر ہونے کا وہم تک نہیں کیا بلکہ اس سے گھبراتے تھے۔ وہ لوگ جو ولی بنتے پھرتے ہیں اور اس غرض سے اپنے روحانی مکاشفات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتہ تو چلے کہ ہم ولی اللہ ہیں ان کو سمجھنا چاہئے کہ یہ جھوٹ ہے۔ ولی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ خدا کو ضرورت ہوتی ہے اس ولی اللہ کی۔ جب وہ کہتا ہے "قُمْ فَاَنْذِرْ" تب وہ ولی اٹھتا ہے اور انذار سے کام لیتا ہے۔ اس سے پہلے وہ خاموش رہتا ہے لیکن دنیا کی آنکھ اس خاموش زبان کو سن رہی ہوتی ہے اور یہ خیال ہے کہ لوگوں کو پتہ نہیں چلتا۔ جو سچا اور پاک انسان ہو' سادہ اور سیدھا اور صاف گو ہو اسے لوگ پہچان لیتے ہیں' جان لیتے ہیں کہ یہ خدا کا بندہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کے نزدیک روح القدس جو سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو عطا ہوئی اور آپ کے صحابہ کو اس شان سے عطا ہوئی کہ پھر کبھی اس روح القدس نے ان کا ساتھ نہیں چھوڑا' حضرت مسیح موعود(-) کے نزدیک یہ روح القدس امت محمدیہ کو بھی عطا ہوتی تھی اور آئندہ زمانوں میں بھی اس روح القدس نے محمد رسول اللہ کے غلاموں کے ساتھ ساتھ چلنا تھا' یہ مقدر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا فرقان کسی ایک زمانے تک محدود نہیں تھا بلکہ قیامت تک کے لئے جاری فرقان تھا جس کا چشمہ ہمیشہ ابلتا رہتا تھا۔ تو یہ وہ کوثر تھا جس سے سب دنیا کی روحانی تشنگی مٹی تھی۔ فرماتے ہیں "روح القدس کے بارہ میں جو قرآن کریم میں آیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے کامل مومنوں کو روح القدس دیا جاتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے(-) (الانفال:30) (الحدید:29) یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور اللہ جلشانہ سے ڈرتے رہو تو خدا تعالیٰ تمہیں وہ چیز عطا کرے گا (یعنی روح القدس)۔" یہاں فرقان کا ترجمہ آپ نے روح القدس کیا ہے' یہ بات قابل غور ہے۔ فرقان کا دوسرا نام روح القدس ہے۔ "جس کے ساتھ تم غیروں سے امتیاز کلی پیدا کرلو گے۔ اور تمہارے لئے ایک نور مقرر کردے گا (یعنی روح القدس) جو تمہارے ساتھ ساتھ چلے گا۔ قرآن کریم میں روح القدس کا نام نور ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 مطبوعہ لندن ص 97-98)

اس کو آپ فرقان کہیں یا نور کہیں۔ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں لیکن جب یہ فرقان کسی کو عطا ہوتا ہے تو زندگی بھر اس کے ساتھ رہتا ہے۔

پھر "چشمۂ معرفت" میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"کامل پیروی کرنے والے کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی۔" صرف کلام ہی نہیں کام میں بھی۔ جو کوشش کریں گے ان کو برکت ملے گی۔ پس وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم صاف اور پاک کلام کرنے والے ہیں لیکن اللہ ہماری کوششوں میں برکت نہیں ڈالتا وہ یہ سن لیں اور اپنی کوششوں کی کیفیت معلوم کرلیں۔

حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں "ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی۔" اب دیکھیں حضرت مسیح موعود کے کلام کی تاثیر کتنی عجیب ہے۔ اسے بھی روح القدس عطا ہوئی تھی۔ آج تک وہ کلام زندہ ہے۔ جتنا چاہیں غیروں کا کلام پڑھ لیں' جتنا چاہیں غیروں کا کلام سن لیں وہ لازماً کچھ عرصہ کے بعد بوسیدہ ہو جاتا ہے' اس کی زندگی چند روزہ ہوتی ہے' پھر وہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے وہ اشعار جن میں سے چند آپ نے آج سے ایک سو سال سے جماعت سن رہی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی تازہ کلام اترا ہے۔ ایسا زندہ' ایسا دائمی طور پر زندہ ہے کہ روح القدس اس کا حامل کلام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود(-) اس کے ساتھ جو یہ شرط کہتے ہیں کہ ان کے کام میں بھی تاثیر رکھی جائے گی یہ اس کلام کے سچا ہونے کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کے کلام کی جو تاثیر ہے وہ آج بھی آپ دیکھ رہے ہیں۔ آج جو اتنا عظیم الشان غلبہ احمدیت کو نصیب ہو رہا ہے یہ وہم ہے بعض لوگوں کا کہ ہماری کوششوں سے ہم کو مل رہا ہے۔ سو فیصد بلاشک یہ مسیح موعود کی وہ روح (-) بول رہی ہے جو حضرت مسیح موعود کو عطا ہوئی تھی۔ اس لئے جب بھی جماعت احمدیہ کے پھیلنے کی باتیں ہوتی ہیں مجھے ایک ذرہ بھی وہم بھی نہیں گزرا کہ اس میں میری کسی تدبیر یا کوشش کا دخل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ہے تو یہ تدبیر اور کوشش حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی تاثیر ہے اور ان وعدوں کی تاثیر سے عطا ہوئی ہے جو آپ کو عطا ہوئے تھے اور آپ ہی کے کلام میں برکت ڈالی جاتی تھی اور آپ ہی کی کوششوں نے پھل لانا تھا اور یہ قوت قدسیہ قیامت تک چلنے والی قوت قدسیہ ہے۔

پس میرے بعد بھی جو خلفاء آئیں گے ان کے بعد بھی جو آئیں گے جتنی بھی ترقیات ہوتی چلی جائیں گی یہ تمام تر اسی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہیں جس کو دوسرے لفظوں میں فرقان فرمایا گیا۔

حضرت مسیح موعود تتمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کرچکا۔" یہ وہم ہے لوگوں کو کہ وہ نشانات ماضی میں رہ گئے ہیں۔ "اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں

کرے گا۔ جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو۔ خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام و نشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا ہے۔" اے وہ احمدیو جو میری بات سن رہے ہو اس مجلس میں اور تمام دنیا میں! خدا گواہ ہے کہ تم نے دیکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا "تم نے دیکھا ہے کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے۔ اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کرتا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن جلد22 ص 554)

پھر "حمامۃ البشریٰ" کی ایک عربی عبارت کا ترجمہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نشانات سے خاص فرمایا ہے اور میرے قول اور میرے نطق کو بابرکت بنایا ہے اور میری دعاؤں میں برکت رکھی ہے۔ اور میرے انفاس پر اور میرے دار پر (یعنی میرے گھر پر اور میرے گھر کی دیواروں پر) انوار نازل فرمائے ہیں۔ اور میں جہاں ہوتا ہوں وہاں وہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اس نے مجھے بھیجا ہے تا کہ مخالف دشمن جان لیں کہ یہ نعمتیں صرف (دین) میں پائی جاتی ہیں۔ غیروں کے لئے ان میں کوئی حصہ نہیں۔ اور تا کہ وہ یہ بھی جان لیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک (احمدیوں) کا مرتبہ کیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ بات صحیح اور سچ ہے۔ جو شخص بھی قلب سلیم اور صحت نیت کے ساتھ حصول فیض کے لئے مستغیث بن کر میرے پاس آئے گا تو وہ میرے تضرعات اور دعا کی برکت سے وہ کچھ پا لے گا جو وہ طلب کرے گا۔ اور وہ ہر معاملہ میں کامیاب و کامران ہو گا۔ سوائے اس کے کہ جس کی بدقسمتی کا فیصلہ ہو چکا ہو۔"

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد7 مطبوعہ لندن ص 324)

اب حضرت مسیح موعود نور اجابت دعا کا ذکر جو خود اپنے الفاظ میں کرتے ہیں۔ وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرماتے ہیں:۔

"میں نے بعض بیماریوں میں آزمایا ہے اور دیکھا ہے کہ محض دعا سے اس کا فضل ہوا۔"

اور یہ ایک سو فیصدی قطعی حقیقت ہے کہ وہ مسیح موعود کی جوتیوں کے طفیل میں نے بھی یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ خدا کے حضور عرض کیا کہ اس بیمار کے لئے دل میں درد پیدا ہوا ہے۔ میں کچھ نہیں کر سکتا نہ دوا اس تک پہنچ سکتی ہے نہ کوئی اور تدبیر کارگر ہو سکتی ہے اب تو ثابت کر کہ سب دواؤں کا بادشاہ تو ہے اور اصل دواؤں کو شفا تیری رحمت سے تیری قدرت سے عطا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوا کہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایک زلزلہ سا برپا کر دیا اور میرا دل یقین سے بھر گیا کہ یہ دعا مقبول ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی وقت میں نے دعا کروانے والوں کو جو اپنے کسی بیمار یا کسی ایسے شخص کے متعلق کروا رہے تھے جن کی نجات کی کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی ان کو لکھ دیا کہ آپ اطمینان کی نیندیں سوئیں۔ ناممکن ہے کہ اس شخص کا ابتلاء خدا دور نہ فرمادے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اور یہ میں اپنے ذاتی تجربے سے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

چنانچہ یہ فیض میں نے جس سے پایا اس کے نمونے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اب اپنا ذکر اس لئے کر دیا کہ آپ کو علم ہو کہ حضرت مسیح موعود کا یہ فیض ماضی میں نہیں رہا' اب بھی جاری ہے۔ اور اس لئے نہیں کیا کہ مجھ پر خاص ہے بلکہ وہ (-) وہی فرقان ہے جو مسیح موعود نے اپنے تک محدود نہیں رکھی۔ وہی فرقان ہے جس میں سے کچھ حصہ میں نے پایا اور میرے تک محدود نہیں ہے۔ کثرت سے آپ میں ایسے دعاگو موجود ہیں جن میں دکھاوے کی ادنیٰ بھی عادت نہیں اور ان کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی سلوک کرتا ہے۔ اس لئے اس غلط فہمی کو دل سے دور کر لیں کہ میں یہ بات اپنی بڑائی کے طور پر بیان کر رہا ہوں۔ اپنی عاجزی کے طور پر بیان کر رہا ہوں کہ جو کچھ مجھے ملا اس میں آپ میں سے کثیر تعداد میں لوگ حصہ دار ہیں اور جو کچھ ملا حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ (-) کی برکت سے ملا۔ آپ اس میں سے ایک ایسے اعجاز کا ذکر بھی سن لیں جو خود میں نے اپنی ذات میں بھی پورا ہوتے دیکھا ہے۔

"میں نے بعض بیماریوں میں آزمایا ہے اور دیکھا ہے کہ محض دعا سے اس کا فضل ہوا اور مرض جاتا رہا۔" محض دعا سے۔ کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑی۔ "ابھی دو چار دن ہوئے ہیں کہ کثرت پیشاب اور اسہال کی وجہ سے میں مضمحل ہو گیا تھا۔ میں نے دعا کی تو الہام ہوا "دعائک مستجاب" تیری دعا قبول کر لی گئی ہے۔" اس کے بعد ہی دیکھا کہ وہ شکایت جاتی رہی۔ خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے اور چھپانے کے قابل ہے۔ مگر یہ دیکھتا ہوں کہ یہ بخل ہے اس لئے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔"

(تذکرہ ص479)

اب یہ جو آخری فقرہ ہے اس کی گہرائی تک اتر کے دیکھیں کتنا لطف آئے گا آپ کو۔ دنیا میں جتنے طبیب کوئی بہت چوٹی کا نسخہ جانتے ہیں جو سینہ بہ سینہ ان کو منتقل ہوتا رہتا ہے۔ جتنا بڑا نسخہ ہو اتنی ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ مرض ایسا ہے جو آج بھی دنیا کو لگا ہوا ہے۔ جتنی دواؤں کے بھی پیٹنٹ لئے جاتے ہیں وہ اسی لئے لئے جاتے ہیں کہ کمپنیاں چاہتی ہیں جو اتنی اچھی دوا مل گئی ہے کہ اس کا سارا مالی فائدہ ہم ہی اٹھائیں اور کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے کہ اس سے بہتر نسخہ کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ یعنی جب سے دنیا بنی ہے ایسا نسخہ نہیں ملا کہ خدا جس کو مل جائے وہ سب چیزوں کو شفا دے دے۔ اتنا اچھا نسخہ ہے کہ چھپانے کے قابل ہے۔ پس یہ جو انسانی فطرت میں بات پائی جاتی ہے کہ جو بہترین چیز ہاتھ آ جائے اسے چھپا لیں۔ مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر چھپانے کے لائق کوئی ہے تو وہ اللہ ہے۔ اس سے بڑھ کر نسخہ کوئی ہے ہی نہیں۔ "مگر یہ دیکھتا ہوں کہ یہ بخل ہے۔" یہ کنجوسی ہے کہ سب سے اعلیٰ نسخے کو بنی نوع انسان کے فائدے سے الگ رکھ کر اپنے سینے میں چھپا لیا جائے۔ "اس لئے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔" یعنی خدا کو۔ دل یہ چاہتا ہے کہ اپنے سینے سے چمٹائے رکھے اور کسی کو شریک نہ کرے کیونکہ بے حد لافانی نسخہ ہے۔ لیکن یہ بخل ہے اس لئے اس نسخے کو جس سے بڑھ کر نسخہ کوئی نہیں مجھے دنیا پر ظاہر کرنا پڑ رہا ہے۔

اب اپنے بعض تجربات بیان فرما رہے ہیں۔

"ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقے پر مجھے تین دفعہ سورہ یٰسین سنائی۔" یہ حال تھا بیماری کا۔ تین مختلف وقتوں میں یعنی بیماری کچھ ہلکی ہوتی تھی پھر بڑی شدت کے ساتھ لوٹ آتی تھی۔ چنانچہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقے پر مجھے تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی۔ "جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گزر بھی گئے۔" جو مسیح موعود کی وفات کا انتظار کر رہے تھے ان کے متعلق کتنا لطیف تذکرہ ہے۔ "بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔" چھپ

چھپ کر رونے کی ان کی آوازیں آتی تھیں۔ غم کی شدت سے نڈھال ہو کر وہ بھاگتے تھے پردوں کے پیچھے اور وہاں جا کر سسکیاں لے لے کر روتے تھے۔ مگر وہ کہاں گئے' ان میں سے بہت سے گزر گئے۔ "اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا۔ اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہیٔ ملک بقا ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی۔" سولہویں دن گویا کہ سب تیمارداروں نے سمجھا اب تو کوئی سوال ہی نہیں رہا۔ آخری مرتبہ اس پر سورہ یٰسین پڑھ لو۔ "اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وال محمد۔" اللہ ہر بدی سے پاک ہے اور بدی سے پاک ہی نہیں بلکہ اپنی کامل حمد کے ساتھ ہر بدی سے پاک ہے اور وہ خدا بڑی عظمتوں والا ہے۔ اے میرے اللہ محمد پر درود بھیج اور آل محمد پر۔

حضرت مسیح موعود کی اس دعا کو میں نے خود ہمیشہ نہ صرف آزمایا ہے بلکہ اپنی دعا کا میں آغاز ہی اس دعا سے کرتا ہوں۔ اور میرا بہت پرانا تجربہ ہے کہ وہ لوگ جو اس دعا کی اس اہمیت کو سمجھیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ حیرت انگیز اعجاز عطا فرماتا رہتا ہے۔ اس میں دو باتیں ہیں اللہ کی عظمت کے گیت ان الفاظ میں جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دو کلمے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وزن میں سب سے زیادہ ہیں۔ یہی دو کلمات (۔) الہام ہوئے اور ساتھ یہ اضافہ تھا اللھم صل علی محمد وال محمد۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نعمت جس کی کوئی مثال نہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہمیں عطا ہوئی ہے۔ آپ کے ذریعہ سے عطا ہوئی ہے اس لئے اگر آپ پر درود نہ بھیجیں تو بڑے ناشکرے ہوں گے۔ جب یہ دونوں باتیں اکٹھی ہو جائیں تو اس دعا کی مقبولیت میں ایک عظیم الشان طاقت عطا ہو جاتی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں "اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔" اب دیکھیں جو بیماری سے شفا کا ذریعہ خدا نے بتایا ہے وہ بھی الہاماً بتایا ہے اور اس میں عجیب حکمتیں ہیں جو میں ابھی آپ کے سامنے کھول کر بیان کرتا ہوں۔ "یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔" اب حضرت مسیح موعود کو دماغ کے کسی کونے میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ بعض بیماریوں میں شفا ریت سے حاصل ہو گی اور دریا کی تازہ ریت سے مٹھی بھر کر اندر سے باہر نکالی جائے اور اسے ملا جائے۔ اب جس کے جسم کا رواں رواں جل رہا ہو وہ یہ وہم بھی نہیں کر سکتا کہ ریت کے رگڑنے سے تکلیف میں اضافہ ہونے کی بجائے وہ تکلیف جاتی رہے گی۔ اور اس میں یہ بھی نصیحت ہے سب کے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں عجیب شفا رکھی ہے اور ہر بیماری کے لئے بعض شفائیں ایسی جگہوں میں رکھ دی ہیں جہاں انسانی ذہن نہیں جا سکتا۔ پس لازم ہے کہ دعا ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی طلب کرتے رہیں۔ تمام دنیا کے احمدی طبیبوں کے لئے اس میں ایک ایسا راز ہے جو راز ان کے سوا طبیبوں کو نصیب نہیں ہوا۔ دعا کے ذریعہ نئی نئی دوائیں ڈھونڈتے رہیں اور تلاش کرتے رہیں۔

کیونکہ بعض دفعہ بعض بیماریوں میں بعض دوائیں جو آزمودہ بھی ہوں کام نہیں آ رہی ہوتیں اور کسی عجیب بات میں اس کی شفا ہوتی ہے جس کا علم صرف خدا کو ہوتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود کو جب خدا تعالیٰ نے یہ الہام فرمایا اور یہ ترکیب استعمال بھی بتائی تو دریا وہاں سے کوئی دس بارہ میل کے فاصلے پر تھا۔ حضرت مسیح موعود کا کامل یقین تھا کہ لازماً اب یہ ریت مجھ تک پہنچنی ہے۔ جتنی دیر میں گھوڑسوار جا کر ریت دریا سے نکال کے لائے گا اس عرصے میں مجھے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ خدا کی طرف سے الہام ہے۔ اس کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔ چنانچہ فرمایا "چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیالے کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی ہے۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔" یہ تندرستی کے خواب کا معنی یہ ہے کہ جو بیمار ہوں ان کو عجیب و غریب خواب آتے رہتے ہیں اور بیماری کے خواب سے نیند میں سکون نہیں عطا ہوتا۔ تندرستی کے خواب وہ ہیں جو گہرا تسکین کا اثر رکھتے ہیں۔ تو فرمایا "تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا (۔) یعنی اگر تمہیں اس نشان سے شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا ہے تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔ یہ واقعہ ہے جس کی پچاس آدمی سے زیادہ لوگوں کو خبر ہے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 208' 209)

(بقیہ اگلے خطبہ نمبر میں)

FOR STANDARDIZED AND QJALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
Name Plates, Stickers, Monograms, Shields
& all type of required Screen Printing
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk @ yahoo.com

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجیئے

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں۔
نواز الیکٹرونکس
فیصل مارکیٹ - 3 ہال روڈ لاہور 54000
پروپرائٹر - شوکت ریاض قریشی فون 042-7351722

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائنگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب' 4 کلر بروشرز' لیٹر پیڈ' وزیٹنگ کارڈز' بل بکس' انوائس فارم' میمورنڈم' شادی کارڈز' کیلنڈرز' ڈائریاں آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہو گا۔
رابطہ ربوہ انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر لینڈ کالج ریلوے روڈ فون: 343
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون / فیکس: 92-42-6369887

بقیہ صفحہ 1

صاحب کی پیدائش سے پہلے خداتعالیٰ نے ان کے والد محترم کو ان کے باعمر ہونے کی بشارت دی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ تعلیم کے بعد کچھ عرصہ پرائیویٹ سروس کرتے رہے اور پھر جارج ہوٹل پشاور میں بطور مینیجر کام کرتے رہے۔ 1927ء میں اپنے والد محترم کی خواہش پر ملازمت چھوڑ کر قادیان واپس آگئے اور الفضل میں ملازمت اختیار کرلی۔

خدمات۔ آپ نے 1927ء تا 1952ء یعنی ربع صدی تک الفضل میں بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ نظم و نثر میں اپنی قلم کے جوہر دکھائے اور انتظامی امور سرانجام دیئے۔ الفضل کے بعض یادگار خاص نمبر اور سالنامے آپ کی زیر نگرانی مرتب کئے گئے۔ آپ بے باک 'نڈر' اور جداگانہ اسلوب کے حامل تھے۔ آپ کی تحریرات میں دوسروں کو قائل کرنے کی صلاحیت پائی جاتی تھی۔ آپ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر' قائمقام ایڈیٹر اور مینیجر بھی رہے۔ قادیان میں قیام کے دوران آپ کے تعلقات لاہور کے صحافیوں مولانا ظفر علی خان' عبدالمجید سالک اور غلام رسول مہر سے تھے۔ ان کی تحریرات اور ان میں بیان کئے گئے دلائل کا جواب تحریر کرنا آپ کو شوق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایک عرصہ تک خطبات بھی آپ تحریر کرتے رہے۔ جو حضور کی نظرثانی کے بعد الفضل میں شائع ہوتے رہے۔ 1952ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے سیالکوٹ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ وہاں بھی آپ مختلف اخبارات سے منسلک رہے۔ "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" آپ کی معروف کتاب ہے۔ جس کے کئی زبانوں میں ترجمے ہوچکے ہیں۔

آپ نے خداتعالیٰ کے فضل سے چاروں خلافتوں کا زمانہ پایا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دور خلافت بہت اچھی طرح یاد تھا۔ آپ اکثر اس دور کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ آپ نے ہر خلافت سے گہری وابستگی سے بہت سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیں۔ آپ نماز و روزہ کے بہت پابند تھے۔ آپ ایک باعمل انسان تھے۔ اپنے نیک عمل سے اولاد کی تربیت کی۔ آپ کی گفتگو ادیبانہ ہوتی اور گفتگو کے دوران اکثر اشعار بھی سنایا کرتے۔

آپ کی پہلی بیوی محترمہ مریم صاحبہ 1930ء میں وفات پاگئی تھیں۔ پھر آپ نے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سے شادی کی۔ آپ کے بچوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ انجمن آراء بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالقدیر صاحب مرحوم آف جرمنی محترم خالد سیف اللہ صاحب ربوہ' محترم جری اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و سپریم کورٹ' محترم ڈاکٹر مطیع اللہ صاحب سمبڑیال سیالکوٹ' محترم رفیع اللہ صاحب جرمنی' محترم صبغۃ اللہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ اور محترم وجیہہ اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔

ادارہ الفضل آپ کی اہلیہ محترمہ' بچوں اور دیگر لواحقین کے ساتھ غم میں شریک ہے اور اظہار تعزیت کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

UNIVERSAL
Universal Voltage Stabilizer

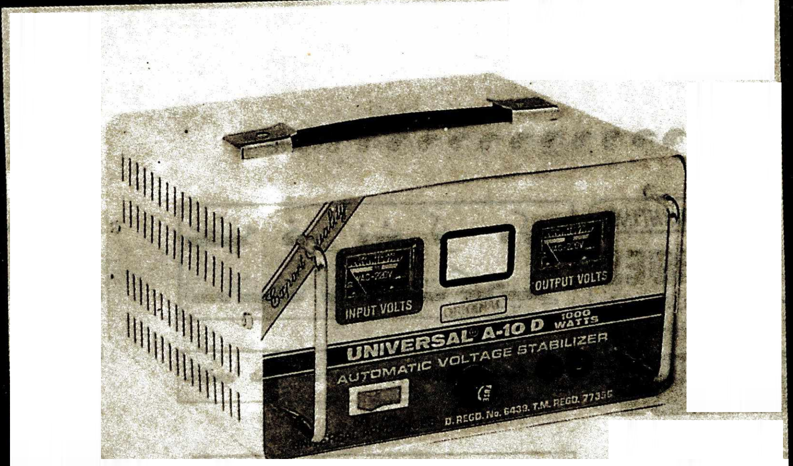

HOLOGRAM
SEAL OF GENUINENESS
UNIVERSAL APPLIANCES
SIGN OF QUALITY
® TM REGD #113314, 77396 Ⓓ DESIGN REGD # 6439 © Copyrights 4851, 4938, 5562, 5563,5775.
HASSAN TRADERS Rabwah

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔
ہومیوپیتھک کتب اور 117 ادویات دستیاب ہیں

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خریدوفروخت کا مرکز
9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

معیاری ضامن صحت اعلیٰ درجہ خوش ذائقہ
مربہ جات جام اور اچار مکس تھوک اور پرچون
بٹ کلاتھ ہاؤس
بالمقابل ایوان محمود
یادگار روڈ ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
منی موٹرز
54۔ انڈسٹریل ایریا گلبرگ III
لاہور فون 5873384، 5712119
ناغہ بروز جمعہ۔ اتوار کو کھلی رہتی ہے